بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

مرکزی اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریان اور دوسرے عہدیدار حالات کے مطابق تبلیغ کیلئے منصوبہ بندی کریں
ہر احمدی، خدام انصار لجنہ کو بھی تبلیغ کے لئے وقت دینا چاہئے
ہم نے محبت پیار اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ دلوں کو جیتنا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/اپریل 2018 بمقام مسجد بشارت، سپین

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ حٰمٓ السجدہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ○

فرمایا: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ آیت ان تمام خصوصیات کو سمیٹے ہوئے ہے جو ایک مؤمن کا خاصہ ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ تین باتیں یا تین خصوصیات بتائی ہیں اگر کسی میں ہوں تو اس کی زندگی اور معاشرے میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔ یہ تین یہ ہیں: دعوت الی اللہ کرنا۔ عمل صالح کرنا۔ اور اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر یہ اعلان کرنا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تمام باتوں پر عمل کرنے والا یا عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنے والا ہوں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن میں سے پہلی بات ایک مؤمن کو دینی علم سیکھنے اور پھر دنیا کو سکھانے والا بناتی ہے۔ دوسروں کو سکھانے کی طرف تبھی توجہ پیدا ہوسکتی ہے جب اُنہیں شیطان کے نرغے اور قبضہ سے بچانے کے لئے درد دِل کے ساتھ ایک تڑپ اور توجہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اور اس کے قرب کو تلاش کرنے والا ہی یہ کوشش اور جدوجہد کرسکتا ہے۔

پھر دوسری خصوصیت یہ ہے کہ فرمایا کہ عمل صالح بجالاؤ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دو بلکہ خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کے لئے قائم کرو ورنہ تمہارا دینی علم بھی بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا۔

اور تیسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ حقیقی مؤمن یہ اعلان کرے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر کامل ایمان لاتا ہوں اور نہ صرف ایمان لاتا ہوں بلکہ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناتا ہوں۔ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہوں اور رہوں گا۔ فرمانبرداری میں خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی آجاتی ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ ایک جماعت قائم کرنا چاہتا تھا اور اس نے قائم کردی۔ پس اس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کے لئے یہ معیار جو کامل فرمانبرداری کے ہیں تبھی قائم ہوں گے، ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہوگی اور ہماری نیکیاں تبھی عمل صالح کہلائیں گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نظام خلافت کی بھی پوری اطاعت کرنے والے ہوں اور خلافت کے زیر انتظام جو نظام ہے اس سے بھی تعاون کرنیوالے ہوں گے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں برکت تبھی پڑے گی جب جماعت کا ہر فرد اور ہر عہدیدار بھی ہر کارکن بھی اور ہر مربی بھی نظام کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہوگا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور ان وعدوں کے مطابق بھیجا ہے کہ جن کاموں کی تکمیل آپ کے سپرد ہے وہ انشاءاللہ پورے ہونے ہیں۔ کچھ تو آپ کی زندگی میں پورے ہوئے اور کچھ آپ علیہ السلام کی زندگی کے بعد پورے ہونے تھے اور ہورہے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام بھی دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے اور آہستہ آہستہ پاک دل احمدیت اور اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

چونکہ میں اس کا رسول اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ لگایا ہوا بیج ہری بھری فصل بن کر دُنیا میں پھیلا اور پھیل رہا ہے اور اس بارہ میں آپ کو متعدد الہام بھی ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا جیسا کہ فرمایا ینصرکم اللہ فی دینہ اللہ تعالیٰ اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔ پھر ایک الہام ہے کہ ینصرك اللہ من عندہ۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ پھر الہام ہے میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پھر فرما: میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ کا پیغام دنیا میں پہنچنا ہے اور دنیا آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ایک جری پہلوان کی حیثیت سے جانے گی اور جان رہی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایم.ٹی.اے. کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دنیا میں خود پیغام پہنچا رہا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ پھر میرے خطبات اور ایم.ٹی.اے. کے مختلف پروگراموں کے ذریعہ سعید فطرت لوگ احمدیت میں شامل ہورہے ہیں۔ مجھے کئی لوگ لکھتے ہیں کہ کس طرح ایم.ٹی.اے. پر آپ کے خطبات نے ہم پر اثر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ پس یہ تو اللہ تعالیٰ کے کام ہیں اور اس کے وعدے ہیں۔ یہ تو پورے ہوتے رہیں گے انشاءاللہ۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو اہمیت دینی چاہئے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اس میں حصہ دار بن کر ہم ثواب میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ حضور انور نے اسپین کے احمدیوں کو خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ: آپ لوگ جو یہاں سپین میں ہیں وقت نکال کر مہینہ میں کم از کم ایک دو دن تبلیغ کے لئے دیں۔ یہاں کے لوگوں کی نفسیات کے مطابق تبلیغ کے مختلف طریقے تلاش کریں۔ مرکزی اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریان اور دوسرے عہدیدار بھی حالات کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔ اسی طرح ہر احمدی، خدام انصار لجنہ کو بھی تبلیغ کے لئے وقت دینا چاہئے۔ یہاں مسلمانوں کو تلوار کے زور پر عیسائی بنایا گیا سات آٹھ سو سال پہلے لیکن ہم نے محبت پیار اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ دلوں کو جیتنا ہے۔ اب سپین کی وہ صورتحال نہیں ہے جو آج سے پینتیس چالیس سال پہلے تھی۔ آج اگر پیغام پہنچانے میں کمی ہے تو ہماری طرف سے ہے۔ پھر یہاں مختلف شہروں میں مراکو اور دوسرے عرب ممالک کے لوگ آ کر بس گئے ہیں ان کے علاقوں میں عربی بولنے والوں کے ذریعہ سے تبلیغ کی جائے عربی لٹریچر تقسیم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں رہنے والے احمدی عہدیداروں اور مربیان کو اس بارے میں ایک مضبوط اور مربوط پروگرام بنانا چاہئے۔ آپس کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ذاتیات سے ہٹ کر جماعتی مفادات کو مقدم رکھنے کی ضرورت ہے اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے احمدی ہو کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ صرف سال کے بعد نئے مربیان کے یہاں مہینہ کے لئے آ کر لٹریچر تقسیم کرنے سے مقصد پورا نہیں ہو گا۔

یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعوۃ الی اللہ کا کام جو ایک حقیقی مؤمن کے سپرد کیا ہے اسے ہم نے بھی پورا کرنا ہے۔ سب سے زیادہ مربیان کا فرض ہے کہ تبلیغ کے مختلف راستے تلاش کریں افراد کو بتائیں اور افراد جماعت کو ساتھ لے کر چلیں۔ امیر جماعت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر بجٹ کا مسئلہ ہے تو حل کریں، مجھے لکھیں۔ سیکرٹری تبلیغ اور مربیان اور افراد جماعت کو بھرپور تعاون دیں۔ یہی طریق ہے جس

سے ہم اسلام کی کھوئی ہوئی شان دوبارہ قائم کرسکتے ہیں۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں : [1]

یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا۔میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانے سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سب وشتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو۔کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا۔جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہوگیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا : ہم گواہ ہیں کہ یہ عظمت اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے یہاں بھی پریس کی اور لوگوں کی توجہ پیدا ہوئی ہے اور دنیا کے بعض ممالک میں اس کے کھل کر اظہار بھی ہو رہے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:عمر بڑھانی ہے تو تبلیغ کے کام میں مصروف ہوجاؤ۔فرمایا جو لوگ خدمت دین میں مصروف ہوں ان کے ساتھ نرمی کی جاتی ہے اس وقت تک کہ جب تک وہ اس کام اور خدمت کو پورا نہ کرلیں۔فرمایا کہ انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔یہ یونہی چلی جاتی ہے۔

حضورانور نے فرمایا : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کی ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔یہ دنیاوی مال ومتاع اس بات کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ تم تبلیغ کرو اور کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنو۔اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم تبلیغ کریں اور دنیا کی ہدایت کے لئے وقت دیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اسلام کی خدمت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے یہ آخری زمانہ ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔اس وقت صدق ووفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقع دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا بڑا ہی بدقسمت ہے وہ جو اس موقع کو کھودے۔

فرماتے ہیں کہ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنادے۔ اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو۔حضورانور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے۔اعمال صالحہ کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لا الہ الا اللہ۔کے قائل ہیں۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔جن کی نمازوں میں فساد ہے اور نفسانی اغراض چھپے ہوئے ہیں ان کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہرگز نہیں ہیں۔اعمال صالحہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے وہ ظاہری اعمال پر نگاہ نہیں کرتا وہ ان کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہہ میں خود غرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ سچی اطاعت اور اخلاص۔ مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں ہے۔ دکھاوے کے اعمال انسان کے کچھ کام نہیں آ سکتے۔ ایسے عمل جس میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی رضا مدّنظر نہ ہو اس کا کوئی ثواب نہیں ہوتا۔ ایسی دعوت الی اللہ کے نتائج بھی خاطر خواہ نہیں ہوتے۔ پھر اعمال صالحہ کثرت سے بجالانے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ

جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اس کے یہی معنی ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدے پر اثر ڈال کر اسے ضائع کر دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجالاوے۔ خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔ جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا : پس اعمال صالحہ اس وقت اعمال صالحہ ہیں جب کامل اطاعت کے ساتھ بجالائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بجالائے جائیں۔ جب اپنی خواہشات کی دیواروں کو مکمل طور پر گرا دیا جائے اور صرف اور صرف ایک مقصد ہو کہ ہم نے اپنے ہر عمل کے پیچھے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق عمل کرنا ہے اور سچی فرمانبرداری یہی ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں مفاد حاصل ہو جائے وہاں اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلان کر دیا جہاں مرضی کے مطابق کام نہ ہو وہاں شکوے شروع ہو گئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نظام کے متعلق غیر ضروری شکوے نظام سے ہٹاتے ہیں پھر دین سے بھی ہٹاتے ہیں خلافت سے بھی دور کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ سے بھی دوری پیدا ہو جاتی انسان کو۔ یہی بعض لوگوں کا انجام ہم نے دیکھا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار توبہ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی سے متعلق ہو یا حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی اشاعت اور غلبہ کا حصہ بھی بنائے۔ توبہ استغفار کرتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے ہم تبلیغ کے کام کو سرانجام دینے والے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے والے ہوں یہی حقوق ہیں جو اعمال صالحہ بجالانے کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ ہمارے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں ہم شامل ہوں اور جب ہم ان باتوں کی طرف اپنی توجہ رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کے غلبہ کے دن بھی دیکھنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 20th April 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB